خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 152

Track 1

Time 57:00

سلاسل اللہ تعالیٰ سے مخلوق کا رشتہ قائم کرنے میں مدد دیتے ہیں

... اعوذ باللہ

... بسم اللہ

والذین جاھدوا فینا ...اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ والذین ... اور جو لوگ یا وہ لوگ جو کوشش اور جدوجہد کرتے ہیں ہمارے لئے ... لنھدینھم سبلنا ...ہم ان کو ضرور ہدایت دیتے ہیں اپنے راستوں کی۔اللہ تعالیٰ یہ فرمارہے ہیں میں کسی کی کوشش اور جدوجہد کو ضائع نہیں کرتا۔ جو بھی بند کوشش کرتا ہے۔ جس قسم کی بھی وہ کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی نیت کو جانتے ہیںاور اس نیت کے مطابق ہی ان کوششوں کے نتائج مرتب ہوجاتے ہیں۔سلسلے جو قائم ہیں ۔ دو سو سلسلوں کے قریب قلندر بابا نے فرمایا تھا کہ دنیا میں تقریباً دو سو سلاسل کام کررہے ہیںاور سب سلاسل کا مقصد ایک ہی ہے کہ بندوں کو یہ بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ واحدہ لاشریک ہے۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت، پرستش اور حاکمیت کے قابل ہستی اللہ کے علاوہ کوئی ہے نہیں۔اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی وسائل فراہم کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جب تک دل چاہے۔ بندے کو اس دنیا میں رکھتے ہیں۔اور جب بندے کی عمر پوری ہوجاتی ہے۔ تو بندے کو اس دنیا سے اس دنیا میں منتقل کردیتے ہیں۔مطلب یہ کہ یہاں جو کچھ ہے۔ دروبست اللہ کے ہاتھ میں ہے۔بندے بظاہر بے اختیار ہے۔لیکن اگر اسے کچھ اختیار اللہ نے دیا بھی ہے۔ وہ اللہ ہی کا دیا ہوا ہے۔مثلاً دیکھیں ایک آدمی اس بات کا اختیار رکھتا ہے کہ وہ آگ میں ہاتھ نہ ڈالے۔اس کو اختیا رہے کہ وہ آگ میں ہاتھ ڈالے یا آگ میں ہاتھ نہ ڈالے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے مخصوص نظام کے تحت یہ بتادیا گیا ہے کہ آگ میں ہاتھ نہیں ڈالا جاتا۔ اگر آگ میں ہاتھ ڈالا جائے گاتو ہاتھ جل جائے گا۔تو وہ آگ میں ہاتھ نہ ڈالنے کا اختیار اس لئے استعمال کرتا ہے کہ اس کو یہ پتہ ہے کہ آگ جلانے کا کام کرتی ہے۔ ہاتھ جل جائے گا اس لئے وہ ہاتھ نہیں ڈالتا۔دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ عطا کیا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ ہاتھ ہی نہ دیتے تو ہاتھ ڈالنا نہ ڈالنا دونوں زیر بحث

ہی نہیں آتے۔ تیسری یہ کہ اللہ تعالیٰ نے عقل و شعور بھی عطا کیا ہے۔انسان
اس بات کو جانتا ہے کہ میرے لئے کون سی چیز نقصان دہ ہے۔اور کون سی چیز
مجھے فائدہ پہنچاتی ہے۔تو اگر تھوڑا بہت کہیں اختیار ہے بھی بندے کو تو وہ
بھی اللہ کا دیا ہوا اختیار ہے۔ اب دیکھیں ناں پیدائش میں بندے بالکل بے اختیار
ہے۔اسے پتہ ہی نہیں میں نے کہاں پیدا ہونا ہے۔ پھر موت میں بندے بے اختیار
ہے۔حضرت آدم سے لیکر اب تک کروڑوں اربوں سال میں کوئی بندے ایسا پیدا
ہی نہیں ہوا ہے کہ جو مرا نہ ہو۔حالانکہ کوئی بندہ مرنا کبھی بھی نہیں
چاہتا۔ تو اس کا مطلب ہے جب اس کے جینے پہ اسے کوئی اختیار نہیں ہے ۔
زندہ رہنے پہ اپنی مرضی سے کوئی اختیار نہیں ہے تو بیچ کی زندگی میں اس کو
کیسے اختیار ہوگیا۔اب پانی پینا۔ اب انسان کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے بھئی
دن میں تم آٹھ گلاس پانی پیویا چاہے جتنے دو گلاس پانی پیو ۔ لیکن اس کو یہ
اختیار نہیں ہے کہ پانی بالکل نہ پئے۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ انسان ایک دن
پانی ہی نہ پئے۔ پانی اسے پینا پڑے گا۔ اور اگر نہیں پئے گا اس کی زبان باہر
آجائے گی ۔ یعنی یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ پانی اسے آپ نہ پئیں۔اب اپنی مرضی
سے کہے میں نے پانی نہیں پینا میں نے جی اڑتالیس گھنٹے بغیر پانی پئے رہنا ہے۔
تو وہ اس کے اختیار سے باہر ہوجاتا ہے۔ اسی طرح سونا ہے جاگنا ہے۔ ساری
زندگی آدمی سو بھی نہیں سکتا۔ ساری زندگی آدمی جاگ بھی نہیں سکتا۔
ساری زندگی آدمی ہر وقت محنت مشقت بھی نہیں کرسکتا۔ ساری زندگی
آدمی سو بھی نہیں سکتا۔ اس کی کمر اکڑ جائے گی۔ ٹانگیں اکڑ جائیں گی۔ بہر
حال اسے اٹھنا پڑے گا ۔ تو ہمیں جو اختیارا حاصل ہیں وہ بھی اللہ ہی کے دئے
ہوئے ہیں۔ یہاں جو کچھ ہے سب دروبست اللہ کا ہے۔ وہ آپ کی زندگی کے
معمولات ، گھر کے معمولات ہوں۔ آپ کی زندگی میں وہ معمولات ، کاروباری
معمولات ہوں ۔ آپ کی زندگی میں وہ معمولات ، ملازمت سے متعلق ہوں۔ آپ
کی زندگی میں وہ معمولات کسی مشن کے حوالے سے ہوں۔کسی بھی حوالے
سے ہوں، انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی مشین بنادیا ہے کہ وہ نہ چاہتے
ہوئے بھی وہ مشین چل رہی ہے۔اور وہ اس کا چلنا اس کی مجبوری ہے۔ کھانا
اس کی مجبوری ہے۔ سونا اس کی مجبوری ہے۔تو انسان کو سب سے پہلے یہ
بتایا جاتا ہے کہ سلاسل میں کہ اللہ تعالیٰ وہ ایک واحد ہستی ہیجنہوں نے اس
کائنات کو اور اس کائنات میں جو قابل تذکرہ افضل مخلوق انسان ہے اس کو
بنایا۔اللہ تعالیٰ نے اس کو بنانے کے بعد اس کے لئے وسائل فراہم کئے۔ وہ بچپن
سے جوان ہوا۔ جوان سے بوڑھا ہوا۔ بوڑھا ہونے کے بعد وہ مرگیا۔تو یہ انسان
ہونے سے بظاہر تو اختیار ہے لیکن روحانی لوگ یا سلسلے کے لوگ کہتے ہیں
نہیں ایسا ہے نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان ایک کھلونے کی طرح ہے۔جیسے
ایک کھلونہ جاپانی

Toy

ہوتا ہے۔ اس میں آپ چابی بھردیں۔وہ کھلونہ چلنے لگے گا۔چابی ختم ہوجائے
گی کھلونہ ڈھیر ہوجائے گا۔پھر آپ اس میں چابی بھر دیں کھلونہ پھر چلنا شروع
ہوجائے گاپھر بولنے لگے گا جو بھی ا س کے اندر آواز بھری ہوئی ہے۔ چابی پھر
ختم ہوجائے گی وہ اس کا چلنا بھی بند ہوجائے گا اس کی آواز بھی نہیں نکلے
گی۔تو سلسلہ کی تعلیمات پہلی بات تو یہ ہے کہ سلسلہ بتاتا ہے یہاں اللہ کی
حاکمیت ہے۔ اللہ ہی واحد ہستی ہے کہ جو عبادت کے لائق ہے۔ اللہ ہی ہے
جو آپ کو رزق فراہم کرتا ہے۔ اللہ ہی ہے جو آپ کو پیدا کرتا ہے۔ اللہ ہی ہے
جو آپ کو بڑا کرتا ہے۔ اور اللہ ہی ہے جو آپ کو اس دنیا سے دوسری دنیا میں
منتقل کرتا رہتا ہے۔ اور انسان جو ہے وہ حالات کے ہاتھ میں کھلونہ ہے۔ جیسے
حالات اس کے اندر چابی بھر دیتے ہیاسی مناسبت سے انسانی کھلونہ حرکت
کرنے لگتا ہے۔ اور چابی ختم ہوجاتی ہے تو وہ مرجاتا ہے۔ اور ایک دفعہ چابی
اگر ختم ہوجائے تو آپ کھلونے میں تو چابی بھر سکتے ہیںلیکن انسان کی چابی
اگر ختم ہوجائے پھر اس میں کوئی چابی نہیں بھرسکتا۔کوئی ایسی مثال دنیا
میں نہیں ہے کہ مرا ہوا آدمی زندہ ہوگیا ہو۔ ابھی یہ حضرت عیسیٰ کے واقعہ
میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ بھئی ہم نے حضرت عیسیٰ کو یہ علم
عطا فرمایا کہ وہ مردے کو زندہ کردیتے تھے۔ گنجے کواچھا کردیتے تھے۔کوڑھ کے
مریض اچھے ہوتے تھے۔نابینا لوگوں کو نظر مل جاتی تھی۔ وہ اللہ تعالیٰ نے یہ
بھی اپنی شان و قدرت دکھائی کہ اللہ یہ بھی کرسکتا ہے۔ ایسی بات نہیں ہے
کہ اللہ کوئی کام ایسا ہو جو نہ کرسکے بھئی۔اللہ مردے بھی زندہ کراسکتا ہے۔
اللہ اندھے کو آنکھیں بھی دے سکتا ہے۔ اللہ گنجے کے سرپہ بال بھی اگا سکتا
ہے۔ اللہ کوڑھ جیسے مرض کو بھی ختم کرسکتا ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ نے اپنی
شان دکھائی ہے۔ لیکن ایسا ہوتا نہیں ہے۔ ایسا عام طور سے نہیں ہوتا کہ
بھئی کہ کوئی آدمی مرگیا اور کسی نے اس کے کان میں پھونک ماری اور وہ اٹھ
کے بیٹھ گیا ، زندہ ہوگیا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے ۔ اس اختیارکا حضرت
عیسیٰ کے ذریعے اظہار فرمادیاکہ اللہ یہ بھی کرسکتا ہے۔ لیکن کھلونے میں اگر
ایک دفعہ چابی ختم ہوجائے تو پھرکھلونے میں آپ یعنی انسانی کھلونے میں آپ
دوبارہ چابی نہیں بھرسکتے۔اس سے یہ پتہ چلا کہ اللہ ہی کے پاس سب کچھ
ہے۔ بنیاد ہے یا جو مشن ہے تمام سلاسل کا ایک تو یہ کہ ان کا سارا نظام انبیا
علیہم الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضور پاک ﷺ کی طرز فکر کے مطابق ہے ۔
یعنی انبیا ء کی طرز فکر کو پھیلانا۔ انبیاء کی طرز فکر کو اپنے اوپر بھی جاری
کرنا اور تبلیغ کے ذریعے رشد و ہدایت کے ذریعے ، تقریر کے ذریعے ، تحریر کے
ذریعے لوگوں تک پہنچانا۔پھیلانا اس کو ۔ یہ سلسلہ کی بنیادی تعلیمات ہیں۔اب
جتنے بھی سلسلے ہوتے ہیں جتنی بھی تنظیمیں ہوتی ہیں۔ جتنے بھی بڑے بڑے
کاروبار ہوتے ہیں۔ جتنی بھی حکومتیں ہوتی ہیں۔ آپ دیکھیں ہر حکومت کوئی
قاعدہ بنائے گی، کوئی ضابطہ بنائے گی، قوانین بنائے گی معاشرے میں فساد نہ
ہو، معاشرے میں خرابی نہ ہو۔معاشرے میں لوگ سکھ چین کی زندگی گزاریں۔

اس کے لئے قوانین بنتے ہیں۔کسی ملک کے بارے میں آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ
فلاں ملک کے عوام میں کوئی قانون ہی نہیں ہے۔ اگر قانون نہ ہو ملک ہی نہ
ہو۔ہم اپنے معاشرے میں چھوٹے چھوٹے خاندانوں میں رہتے ہیفیملی جیسے۔ ان
میں بھی ہم قاعدے ضابطے بناتے ہیں۔بھئی بڑوں کا ادب کرنا ہے۔ بڑوں کا کہنا
ماننا ہے۔ بچوں کو تعلیم دلانی ہے۔ انہیں جاہل نہیں رکھنا ہے۔ پڑوسیوں کو
ستانا نہیں ہے۔ پڑوسیوں سے دوستی کرنی ہے۔ ان سے محبت کرنی ہے۔ ان کے
دکھ درد میں کام آنا ہے۔ صفائی ستھرائی رکھنی ہے۔ گھر میں بھی صفائی
ستھرائی رکھنی ہے۔ اپنے گلی میں اسٹریٹ میں بھی صفائی ستھرائی رکھنی
ہے۔کچھ ہمیں اپنے لئے سوچنا ہے۔ کچھ ہمیں اپنے ملک کے لئے سوچنا ہے۔ کچھ
ہمیں اپنے قوم کے لئے کام کرنا ہے۔ تو یہ کوئی بھی معاشرہ ہوتا ہے چاہے وہ
چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں ہو ، بڑے بڑے ٹکڑوں میں ہوے پڑوس میں ہو، ذات میں
ہو ، برادری میں ہو ، کنبے میں ہو، قوم میں ہو، ملک میں ہو ، قانون کے بغیر
کوئی ایسا معاشرہ نہیں ہے جو قانون کے بغیر چلتا ہوے تو تمام سلاسل نے اپنے
اپنے قوانین بنائے ہیں اور وہ سارے قوانین رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے اندر اندر
ہیں۔رسول اللہﷺ کی تعلیمات سے باہر کوئی قانون نہیں ہے۔ مثلاً حضور ﷺ نے
فرمایا غصہ نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ غصہ کرنے والے لوگوں سے میں
محبت ہی نہیں کرتا۔ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس ... واللہ یحب
المحسنین ... کہ جو لوگ غصہ نہیں کرتے ہیں اور لوگوں کو معاف کردیتے ہیں
اللہ ایسے احسان کرنے والے بندوں سے محبت کرتا ہے۔ اب اس کا دوسرا رخ کیا
ہوا؟ کہ جو لوگ لوگوں کومعاف نہیں کرتے ، اپنے غصے پر کنٹرول حاصل نہیں
کرتے اللہ ایسے لوگوں سے محبت نہیں کرتے۔ اب سلسلہ عظیمیہ بھی یہی کہتا
ہے کہ غصہ نہ کرو۔ غصہ اگر کروگے تمہارے اعصاب مضمحل ہوجائیں گے ،
پریشان ہوجائیں گے ، تمہیں طرح طرح کی بیماریاں لگ جائیں گی ۔ بلڈ پریشر
ہائی ہوجائے گا۔اب دیکھئے اب سلسلہ عظیمیہ نے تو اپنی طرف سے بات نہیں
کی۔ حضور پاک ﷺ نے یہ فرمایا کہ غصہ نہ کرو۔حضور پاکﷺ عملاً ... عملاً
پریکٹیکل کرکے دکھا رہے ہیں کہ غصہ نہیں کرنا ۔اللہ تعالیٰ بھی فرماتے ہیں
غصہ نہیں کرو۔اب اللہ تعالیٰ کہتے ہیں جھوٹ نہ بولو۔چغلی نہ کھاؤ۔کسی کی
غیبت نہ کرو۔رسول اللہ ﷺ بھی یہی فرمارہے ہیں کہ جھوٹ نہ بولو،چغلی نہ
کھاؤ،کسی کی غیبت نہ کرو۔اللہ تعالیٰ کہتے ہیں چغلی کرنے والے کے لئے عذاب
ہے۔ حضور پاک ﷺ فرمارہے ہیں کہ چغلی کھانے والا ایسا ہے جیسے اپنے بھائی کا
گوشت کھارہا ہو۔تو یہ تعلیمات جتنی آپ کو مل رہی ہیں یہ اکیس بائیس
قواعد و ضوابط ہیں۔ان کو جب آپ غور سے پڑھیں گے تو آپ یہ دیکھیں گے کہ
ان میں ایک بھی قاعدہ اور ضابطہ ایسا نہیں ہے جو قرآن پاک سے ہٹ کر ہو۔
یا قرآن پاک کے علاوہ ہو۔اب یہ جو آپ نے ماشاء اللہ اب اٹھارہ قواعد و ضوابط
پڑھ لئے ہیاب انیس تا بائیس اب پڑھیں گے آپ اس میں میری رائے ہے آپ کو کہ
یہ قرآن ... قرآن کے مطابق جیسے میں نے آپ سے کہا آپ یہ سارے قواعد و

ضوابط لے کر بیٹھیں ہےاور قرآن میں ڈھونڈیںکہ اس کی آیت کون سی ہے۔ یہ آپ
کا سبق ہے یہ آپ لکھ کر لائیں گے اگلی دفعہ کہ شروع سے جتنے بھی قواعد و
ضوابط ہیں۔ اب مثلاً سلسلہ کہتا ہے کہ سلسلہ عظیمیہ نوع انسانی کو اختلاف
سے بچا کر ایک ایسے پلیٹ فارم پر جمع کردیتا ہے کہ جہاں اختلاف نہیں ہوتا۔
جہاں محبت ہوتی ہے۔اور قرآن بھی یہی کہتا ہے ... واعتصموا بحبل اللہ جمیعا
ولا تفرقوا ... کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور آپس میں اختلاف نہ
کرو۔ اب یہ سلاسل جو ہیں اس میںایک سلسلہ عظیمیہ بھی ہے یہ سب رسو ل
اللہ ﷺ کی تعلیمات کو مختلف انداز میں اور زمانے کے مطابق ۔ مثلاً اب سے
پچاس سال پہلے کا زمانہ ایسا تھا ہی نہیںکہ خواتین بھی بیٹھی ہوئی ہوں اور
مرد بھی بیٹھے ہوئے ہوںبہن بھائیوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔اس زمانے میں تو
اس کا تصور ہی نہیں کرسکتے تھے۔ آج پچاس سال کے بعد ہم ماشاء اللہ بہن
بھائیوں کی طرح بیٹھے ہیں ایک دوسرے سے سیکھ رہے ہیں۔ ایک دوسرے سے
ڈسکشن کررہے ہیں۔ایک دوسرے تک اپنے خیالات پہنچا رہے ہیں۔تو اب زمانہ
بدل گیا۔پچاس سال کے بعد زمانہ ایسا بدلا کہ اس میں آپ کا شعور بھی بالغ ہوا
۔ آپ کے اندر حوصلہ بھی پیدا ہوا۔آپ کا دماغ بھی بڑا ہوا۔اپنا مافی الضمیر
مردوں تک عورتیں پہنچا رہی ہیں اور مرد عورتوں تک اپنا مافی الضمیر پہنچا
رہا ہے۔ اب جو بات ہم کریں گے تو اس زمانے کے مطابق ہم کریں گے۔ بھئی
عورتیں بھی ہیں، مرد بھی ہیں ایسی بات کرو جو دونوں کی سمجھ میںآئے۔اور
دونوں اپنے اپنے ضمیر کے مطابق ، اپنے اپنے ذہن کے مطابق ، اپنی اپنی صلاحیت
کے مطابق اس بات کو قبول کرے اور آگے بڑھائے۔یہ ایک اعتراض بھی ہوسکتا ہے
کہ صاحب حضور پاک ﷺ بھی ایک ہیں، اللہ بھی ایک ہے، قرآن بھی ایک ہے۔ بھئی
اتنے سارے سلسلوں کی کیا ضرورت پیش آگئی۔دیکھئے ضرورت اس لئے پیش آئی
ایک تو ملک الگ الگ ہے مثلاً افریقہ الگ ہے۔امریکہ الگ ہے۔رشیا الگ ہے۔
پاکستان الگ ہے۔ انڈیا الگ ہے۔اب یہاں کے جو مذہبی قوانین کے ساتھ ساتھ
ملکی قوانین بھی زیربحث آتے ہیں۔اب مثلاً انڈیا ہے اپنے آپ کو سیکولر اسٹیٹ
کہتا ہے۔سیکولر اسٹیٹ مطلب جہاں مذہب کی اجارہ داری نہ ہو۔ہر آدمی کو
مذہبی اختیار حاصل ہو۔وہ ملک میں ہو یا نہ ہو لیکن ایک قانون ہے۔ اب وہاں
جو ہم بات کہیں گے وہ وہاں کے ماحول کے مطابق کہیں گے تولوگوں کی سمجھ
میں آئے گی۔مثلاً ہم کرشن جی کا ذکر نہ کریںہندوستان میں تو مسلمانوں کی
حد تک تو پیغام پہنچارہے ہیں اب ایک جگہ ہندو بھی بیٹھے ہیں، مسلمان بھی
بیٹھے ہیںاب ایک آدمی مبلغ ہے مسلمان مبلغ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ جو
ہندوؤں کے جو اوتار ہیں، ہندوؤں کے جو بڑے ہیں، ہندوؤں میں جو پیغمبر گزرے
ہیںان کا بھی تذکرہ ہو۔ہندوؤں کے ہاں جو اچھی باتیں ہیں ان کا بھی تذکرہ
ہو۔ہندوؤں کے ہاں جو بری باتیں ہیںمذہب کے خلاف ہیںاس کو بھی ایک بہت
ہی خوبصورت عمدہ پیرائے میںاس طرح بیان کیا جائے کہ ان کے دل کو ٹھیس نہ
پہنچے۔تو اب ضرورت کے مطابق، ماحول کے مطابق،ملکی قوانین کے مطابق،

زبانوں کے مطابق جب آپ اپنی تعلیمات کو پیش کریں گے تو اگر آپ نے اس
ماحول کا خیال نہیں کیا مثلاً اب ہمارے ہاں گرمی ہے میں یہ ململ کے کپڑے
پہنے بیٹھا ہوں۔اب وہاں چلے جائیں روس میں ململ کے کپڑے پہن کے وہاں تو
آپ ٹھٹھر جائیں گے بات بھی کرسکیں گے اپنی۔تو وہاں کے حساب سے اگر آپ
کپڑے پہن لیں گے جو ان کا کوٹ ہے جیکٹ ہے وہ آپ کی بات زیادہ توجہ سے
سنیں گے۔لباس کا مطلب ہے ستر پوشی۔لباس کا مطلب پتلون اور یہ قمیض،
پاجامے ، شلوار یہ کچھ نہیں ہے۔لباس کا مطلب ہے ستر پوشی۔مثلاً میں آپ کو
کہتا ہوں آپ ستر پوشی کریںتو وہاں کے حساب سے اگر آپ ان کی زبان بولیں
گے ، ان کی طرز فکر کے مطابق بات کریں گے ۔ اب مثلاً ہم چاندنی پہ بیٹھے
ہوئے ہیںتو وہاں چاندنی پہ بیٹھیں گے تو اکڑ جائیں گے ۔ وہاں تو سردی زیادہ
ہوتی ہے وہاں کرسی پہ بیٹھنا ضروری ہوگیا۔تو سلاسل جو اتنے سارے ہیں ، دو
سو سلاسل یہ وقت کے مطابق، زمانے کے مطابق اور حالات کے مطابق جو ان کے
امام تھے ، رسول اللہﷺ کے علوم کے جو وارث لوگ تھے ۔ جیسے بڑے پیر صاحب
ہیں، حضرت جنید بغدادی ہیں، داتا صاحب ہیں، بابافرید ہیں،خواجہ غریب نواز
ہیں۔ اب خواجہ غریب نواز کو حضور پاکﷺ نے ہندوستان میں بھیجاکہ بھئی آپ
ہندوستان چلے جائیں اجمیر۔انہیں پتہ ہی نہیں تھا اجمیر ہے کہاں۔بہرحال وہ
ہندوستان تشریف لائے اور ملتان میں آگئے۔ اب ملتان میں انہوں نے معلومات کی
کہ بھئی اجمیر کہاں ہے کس طرح ہے۔ پتہ چل گیا۔اب انہوں نے یہاں کی بود و
باش اختیار کرتے لوگوں کو دیکھا تو یہ دیکھا کہ ہندو بکثرت ہیں۔مسلمان بہت
کم ہیں۔ تو بھئی اجمیر کا کیا ہوا۔ کہنے لگے کہ اجمیر میں تو ہیں ہی سارے
ہندو۔وہاں تو مسلمانوں کی آبادی ہی نہیں ہے۔بھئی وہاں کے لوگ کیا کرتے
ہیں۔ کہنے لگے وہ بھجن گاتے ہیں۔گانا بجانا۔اب بظاہر دیکھیں گانا بجانا کوئی
اچھی بات نہیں ہے۔انہوں نے وہ ستار لیا۔کسی سے مشق لی یعنی کسی کو
استاد بنایا۔ اور وہ انہوں نے پھر ہندی زبان سیکھی۔سنسکرت۔اس کے بعد بھجن
یاد کئے۔اب وہاں جاکے بیٹھے گئے اور بھجن گانا شروع کردئیے۔اب اگر خواجہ
غریب نواز بالکل پہلے دن قرآن شریف پڑھنا شروع کردیتے وہ ویسے بھی پریشانی
لاحق ہوجاتی کہ کون آگیا کیوں بیٹھ گیا۔ راجہ کا بھی چکر چلا کہ وہ ... لیکن
انہوں نے بھجن گانا شروع کردیا۔اب جو ہندو مذہبی لوگ تھے اس میں خواتین
بھی تھیں اس میں مرد حضرات بھی تھے۔ اور خوش الحانی سے انہوں نے بھجن
گائے ۔ بھجن کا مطلب اللہ کی حمد۔جیسے ہم کہتے ہیں ناں الحمد للہ رب
العالمن ... پوری سورت حمد ہے۔اسی طرح ان کے ہاں اللہ کی حمد اللہ کی
تعریف بیان کی جاتی ہے اسے بھجن کہتے ہیں۔وہ لوگ آتے رہے۔ ، سنتے رہے۔ پھر
لوگوں نے دیکھا کہ بھئی لوگوں نے پاک صاف، نیک آدمی خوبصورت آدمی بیٹھے
ہوئے ہیں۔ لوگوں نے یہ سوچا کہ ان سے اب اپنی جو پریشانیاں ہیںوہ بیان کی
جائیں۔تو لوگوں نے اپنی پریشانیاں بیان کیںتو کسی کو انہوں نے پھونک ماری ،
کسی کو تعویذ دیا ، کسی کو کوئی دوا بتائی ، کسی کو کوئی بھجن میں سے

جیسے اوم ہری اوم اب یا اللہ ... آپ کہیں یا اللہ ... ہری اوم۔ تو انہوں نے
وہی ان کی مذہبی کتاب جو تھی وید یا بھگوت گیتا اس کے مطابق انہوں نے ان
کو بتانا شروع کردیا بھئی یہ پڑھو ۔ بہرحال انہوں نے کہا جی اب ہم مراقبہ
کہتے ہیں ہندی میں دھیان کہتے ہیں اسے ہم کہتے ہیں مراقبہ کرو کیفیات
ہوں گی۔وہ کہتے ہیں دھیان کرو گیان ملے گا۔آپ ذرا غور کریں حضرت خواجہ
غریب نواز ہندوستان کے ماحو ل کے مطابق تبلیغ نہ کرتے تو آج جتنے ہندوستان
میں مسلمان ہیں یہ شرط ہے کہ اتنے نہ ہوتے۔کیاہوا ہوگا۔ اب ہوسکتا ہے
انہوں نے کوئی لباس بھی ایسا پہن لیا ہو جس کی کوئی تاریخ نہیں بتاتی۔اور
ہوسکتا ہے لباس اپنا ہی رکھا ہو۔لیکن یہ طے ہے انہوں نے اجمیر شریف میں
جاکے بھجن گائے اور لوگ آکے سنتے رہے ۔ اللہ کی ہم تعریف ، پیغمبروں کی
تعریف توصیف بھی انہوں نے گائی اور سارے ہندوستان کو انہوں نے مسلمان
بنادیا۔اب آپ یہ غور فرمائیں کہ حضرت خواجہ غریب نواز یہ نہ کرتے توکیا ہوتا؟
ایک اضطراب پیدا ہوجاتا۔اچھا اب جو لوگ قریب آئے ان کو پیار ملا، ان کو محبت
ملی ۔ ان کے پنڈتوں سے انہیں نفرت ملی۔یہ اچھوت ہے۔یہ ناپاک ہے۔اس کے
پاس نہ بیٹھو۔ اس کے سائے سے دور رہو۔انہوں نے سب کو ساتھ میں بٹھایا۔سب
کو کھانا بھی کھلایا۔سب کی خدمت بھی کی۔سب کا علاج بھی کیا۔اور سب کو
مراقبے میں بھی لگایا۔اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہ جب قریب آگئے۔ حضرت خواجہ
غریب نواز کے اب انہوں نے ان کی تعلیمات کو قبول کرکے اسلام کو قبول کرلیا۔
تو یہ سلاسل جو دو سو سلاسل ہیں ان کی تاریخ پر اگر غور کیا جائے تو حالات کے
مطابق انہوں نے۔ اب حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی کے زمانے میں کاروبار بہت
تھا۔سارا کاروبار ہندوؤں کے پاس تھا۔انہوں نے کیا کیا اپنے مریدین کو پہلے
سکھایا ، ریاضت کرائی، مجاہدے کرائے جب وہ اس قابل ہوگئے کہ وہ تبلیغ
کرسکیںاور اللہ کے علوم کو پھیلا سکیں، لوگوں کو روحانیت سکھا سکیں۔انہوں
نے یہ کیا پیسے دئے ان کو تھوڑے تھوڑے پیسے دئے ، انہوں نے کہا بھائی یہ پیسے
لواس سے کاروبار کرو۔آدھا اس میں تمہارا حصہ ہے آدھا میرا حصہ ہے۔اور میرا
حصہ جو ہے سارا مشن میں لگاؤ۔اپنا حصہ تم خود استعمال کرو میرا حصہ
مشن میں لگادو۔وہ جناب سماٹرا اور جاوا اور کہاں کہاں جہاز کے جہاز ان کے
چلتے تھے۔ کاروباری لوگ پاس آئے انہوں نے۔ آدھا حصہ ان کا تھا وہ سارا خدمت
میں لگادیا، لنگر میں لگادیا، تعلیمات میں لگادیا، لوگوں کی شادیاں کرانے میں
لگادیا۔ بہت بڑا سلسلہ پھیل گیا۔تو یہ میں بتانا چاہ رہا ہوں یہ ہوسکتا ہے آپ
سے کوئی یہ اعتراض کرے سلسلہ عظیمیہ کے بارے میں اکثر لوگ کہتے ہیں بھئی
جب قادریہ سلسلہ موجود ہے، چشتیہ سلسلہ موجود ہے،نقشبندیہ سہروردیہ
سلسلہ موجود ہے تو عظیمیہ سلسلہ کہاں سے آگیا۔کیا یہ سلسلہ کیا کم ہے
کیاسلسلہ عظیمیہ والے بڑے پیر صاحب حضرت عبد القادر جیلانی سے زیادہ جانتے
ہیں۔تو میں ان سے کہتا ہوں جی زیادہ نہیں جانتے ہم تو بڑے پیر صاحب کی جو
تعلیمات ہیں ہم نے اس کا تسلسل قائم کیا ہے۔ہم انہی کی تعلیمات کو پھیلا رہے۔

ہیں۔ اب کل کو کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے ہوسکتا ہے کسی نے سوال بھی کیا
ہو کہ یا صاحب! حضرت بڑے پیر صاحب کیاآپ نے یہ جو قادریہ سلسلہ قائم
کردیا ہے کیا آپ حضور پاک ﷺ سے زیادہ جانتے ہیں؟ تو انہوں نے بھی یقینا اگر
کسی نے سوال کیا ہوگا یہی جواب دیا ہوگا نہیں بھئی میں حضور سے کہاں سے
زیادہ جان سکتا ہوں میں تو ان کا خادم ہوں، غلام ہوں۔ میں نے حضور پاک ﷺ
سے جو علوم سیکھے ۔ حضور پاک ﷺ کا جو علوم کا ورثہ مجھے منتقل ہوا میں نے
آج کے ماحول کے مطابق آپ لوگوں کے سامنے پیش کردئیے۔تو سلسلہ عظیمیہ
اصل میں اس لئے وجود میں آیا ہے حضور پاک ﷺ نے اس لئے اس کی اجازت
مرحمت فرمائی کہ یہ جو دور ہے اس دور میں حالات بالکل بدل گئے۔اب ہمارے
زمانے میں بچپن میں سنا کرتے تھے کہ سارے بزرگ اس بات کے مخالفت تھے کہ
لڑکیوں کو تعلیم نہ دی جائے۔بھئی کیوں نہ دی جائے۔کہ نہیں جب بڑی ہوجائیں
گی تو لکھنا پڑھنا سیکھ لیں گی تو عشقیہ خطوط لکھیں گی۔اب کتنی گھٹیا سوچ
تھی۔اب وہ بزرگ ایسا کہہ دیتے بھئی کیوں عشقیہ خط لکھے گی ۔ بھئی وہ اللہ
رسول کی تعلیم نہیں حاصل کریں گی۔ حدیث نہیں پڑھے گی قرآن نہیں پڑھے
گی۔اب پاکستا ن بن گیا۔اب جتنے بھی علامہ بڑ ے بڑے علماء ہیں ہمارے بڑے
بزرگ ہیں وہ ان کی ساری بچیاں پڑھتی ہیں اور ماشاء اللہ کوئی شعبہ ایسا
نہیں ہے جہاں لڑکیاں اس شعبہ کو نہ چلا رہی ہوں۔اب کون سی لڑکیاں جو
ہیں عشقیہ خطوط لکھ رہی ہیں سب کو بیٹھے ہوئے ہے عشقیہ خطوط لکھنے
کی کہاں فرصت ہے بھئی۔دیکھئے اب زمانہ بدل گیا۔سائنس نے اتنی چیزیں ایجاد
کرلی ہیںکہ وہ چیزیں جو کبھی کرامات سمجھ جاتی تھیںاب وہ کرامات ہی نہیں
رہی بھئی کہ وہ کہتے تھے بڑے فلاں اللہ والے بزرگ تھے بھئی سات جگہ انہیں
دیکھا ایک جگہ وہاں دیکھا ایک جگہ وہاں دیکھا۔حاجی امداد اللہ صاحب
مہاجر مکی کے بارے میں میں نے پڑھا کہ سات جگہ انہیں دیکھا بیک وقت۔بھئی
اب تو بیک وقت ٹی وی کے اوپر امریکہ سے کوئی پروگرام ہوتا ہے بیک وقت ایک
کروڑ جگہ آدمی دیکھتا ہے۔ اب یہ کرامت نہیں رہی ہے۔تو اب اگر ہم کہیں کہ
جی قلندر بابا اتنے بڑے اللہ والے ہیں کہ ان کو لوگوں نے گیارہ جگہیں دیکھا تو
یہ کیا بات ہوئی جی وہ تو ٹی وی پہ پروگرام آتا ہے ریسلنگ کشتی آتی ہے اس
کو تو کروڑوں کروڑوں آدمی دیکھتے ہیں اور کروڑوں کروڑوں ٹی وی پہ نظر آتی
ہے۔اب یہ کرامت اگر آپ بیان کریں گے تو یہ آپ کی بے وقوفی میں شمار ہوگا۔
بدل گیا ... زمانہ بدل گیا ، حالات بالکل تبدیل ہوگئے۔ اب آپ کہیں جی پہلے
زمانے میں ہوائی جہاز نہیں تھا۔آپ کہیں گے جی دیکھو جی اب تو وہ ایک بزرگ
تھے ہمارے وہ کیا کرتے تھے کراچی سے چلتے تھے اور کیا کہتے ہیں صبح کو چلے
اور رات کو لندن پہنچ گئے۔ بھئی یہ کیا بات ہوئی؟ اب تو یہاں بیٹھو کراچی سے
بیٹھو جہاز میں سات گھنٹے کے بعد لندن پہنچ جاؤ۔اور وہ تو حضرت صاحب تو
اکیلے ہی جاتے تھے جہاز تو تین سو آدمی کو لے جاکر اتار دیتا ہے۔فرق پڑ گیا۔
ذہن بڑے ہوگئے۔کھل گیا ، پھیل گیا ہے ذہن۔عظیمیہ سلسلے کی تعلیمات ہر گز

کوئی نئی تعلیمات نہیں ہیں۔ وہی تعلیمات ہیں جو داتا صاحب نے پیش کیں۔
وہی تعلیمات ہیں جو خواجہ غریب نواز نے پیش کیں۔ وہی تعلیمات ہیں جو
حضرت عبدالقادر جیلانی نے پیش کیں۔اور وہی تعلیمات ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے
اللہ کے حکم سے لوگوں تک، صحابہ کرام تک پہنچائے۔یعنی انبیاء کی تعلیمات کا
سلسلہ کا ایک تسلسل ہے ۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ اس میں مثالوں سے
بیان کیا تعلیمات کو تو بڑے پیر صاحب نے اپنے حساب سے کیا۔خواجہ غریب نواز نے
اپنے حساب سے کیا۔ داتا صاحب نے کشف المحجوب میں اپنے حساب سے کیا۔
حضور قلندر بابا اولیا نے سائنسی نقطہ نظر سے ان تعلیمات کو پھیلا دیا۔اور اس
کی وجہ یہ تھی اگر ہم ان لوگوں کے مطابق ہم تعلیمات پھیلاتے ۔ مثلاً ایک کسان
ہے۔ اب اس کسان کے سامنے آپ تھیوری بیان کریں ایٹم بم کی تو وہ کسان بے
وقوف نہیں ہے آپ بے وقوف ہیں۔اسے کیا پتہ ایٹم کیا ہوتا ہے۔ اسے تو زمین کا
پتہ ہے کہ زمین کا رنگ کالا ہوتا ہے، پیلا ہوتا ہے ، سرخ ہوتا ہے۔ اور اتنی ایکڑ
میں اتنی کھیتی ہوتی ہے۔اگر کیڑا لگ جائے تو یہ کرو اور پانی نہ ہو تو یہ کرو۔
کس وقت پانی دو۔ اس کو سارا پتہ ہے آپ کو نہیں پتہ۔تو آپ اس کے سامنے
ایٹم کی تھیوری بیان کریں گے تو وہ بے وقوفوں کی طرح آپ کو دیکھے گا ۔ وہ بے
وقوف نہیں ہے۔ اس نے وہ پڑھا ہی نہیں وہ سب کچھ۔اسے وہ ماحول ہی
میسر نہیں آیا۔آپ بے وقوف ہیں۔آپ کو اگر کسان کی تبلیغ کرنی ہے تو پہلے
آپ کو اندازہ کرنا چاہئیے اس کی ذہنی صلاحیت کا۔ زمین کے بارے میں آپ کو
معلومات ہونی چاہئیے۔کون سی زمین کیسی ہوتی ہے۔ کس زمین میں کھیتی
کتنی ہوتی ہے۔ اور زمین میں اگر کیڑا لگ جائے ۔ اب وہ کسان آپ کی بات بہت
توجہ سے سنے گا۔جب وہ توجہ سے سنے گا تو وہ آپ کے قریب آئے گا۔ اگر کوئی
بات آپ کی کوئی آدمی توجہ سے نہ سنے کیا وہ کبھی آپ کا دوست بن سکتا
ہے؟ کیوں بھئی؟ کوئی آدمی آپ کی بات توجہ سے نہ سنے وہ دوست بن سکتا
ہے؟ بن سکتا ہے؟ بن سکتا ہے دوست؟ آپ کہاں پہنچ گئے۔ اس میں کیا بات ہے
سوچنے کی؟ آپ کسی سے دوستی کرنا چاہتے ہیں وہ آپ کی بات توجہ سے نہیں
سنتاوہ دوست بن سکتا ہے آپ کا؟ نہیں بن سکتا۔ تو اب دیکھئے اب حضور پاک
ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی آدمی سے بات کرو اس کی صلاحیت کا اندازہ کرلو۔
اس کی صلاحیت کتنی ہے۔اس کی صلاحیت کے مطابق اس سے بات کرو۔
مخاطب کی صلاحیت کے مطابق اس سے بات کرو۔اب جب اس کی صلاحیت کے
مطابق بات کریں گے آپ لوگ اس کی دلچسپی کے مطابق بات کریں گے آپ تو وہ
آپ کی بات سنے گا آپ اس کی بات سنیں گے ۔ آہستہ آہستہ کیا ہوگا اس سے
آپ کی دوستی ہوجائے گی۔اب چونکہ آپ کے پاس ایک پیغام ہے ۔ سالڈ پیغام
ہے۔ روحانی پیغام ہے۔ اللہ کا پیغام ہے ۔ اللہ کے رسول کا پیغام ہے۔ایسا پیغام
ہے جس میںفرشتے آپ کے ساتھ تعاون کریں گے وہ بندہ سنے گا اور بات مان جائے
گا۔لیکن آپ ایسی بات کرلیں اس سے کہ وہ آپ کے اندر ہے ہی نہیں صلاحیت
ہی نہیں ہے تو آپ تو خود اپنی بات سے مطمئن نہیں ہیں دوسرا آدمی آپ سے

کیا مطمئن ہوگا۔سلسلہ کی جو تعلیمات سلسلہ کے جو لوگوں کو سکھائی جاتی
ہیوہ زمانہ کی صلاحیتوں کے مطابق اور سلسلہ کے جو بچے ہیں اسٹوڈنٹ ہیں
وہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں ان کی صلاحیت کے مطابق وہ تعلیمات مرتب ہوتی
ہیں ۔ جیسے یہ آپ کے قواعد و ضوابط ہیں۔ اس کو آپ پڑھیں اس میں کوئی
باہر کی بات آپ کو نظر آئے گی نہیں۔سارا کا سارا قرآن حدیث کا ترجمہ ہے۔
اب آپ جب اس قرآن حدیث کو خود اسمجھیں گے ، خود اس پر عمل کریں گے ۔
اور آپ ان تعلیمات کو آگے پھیلائیں گے لوگ آپ کی تعلیمات سنیں گے اور اسے
سننے کے بعد بالکل سو فیصدی ایسا ہوگا کہ چونکہ آپ کے پیچھے اللہ ہے۔ آپ
کے پیچھے رسول ہے ۔ آپ کے پیچھے مرشد ہے۔ آپ کے پیچھے اولیاء اللہ کا
سلسلہ ہے ۔ آپ کے لئے وہ دعائیں بھی کرتے ہیں۔ آپ کے ساتھ وہ تعاون بھی
کرتے ہیں۔ آپ کی بات سنی جائے گی اور آپ کا سلسلہ پھیلے گا۔سلسلہ پھیلنے
کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پھیلیں گی۔آسمانی تعلیمات پھیلیں
گی۔ تو سلسلہ عظیمیہ اس وقت وہ کام کررہا ہے اس کے پیچھے یہ ہے کہ اس
نے زمانہ کے حالات کے مطابق ، زمانہ کی صلاحیت کے مطابق اور زمانہ میں
رہنے والے لوگوں کی استعداد کے مطابق تعلیمات پیش کی ہیں۔اب آپ یہ دیکھیں
ہمارے سلسلہ میں جو پڑھے لکھے لوگ ہیں وہ بات کو بڑی جلدی قبول کرتے
ہیں۔ اور جو مذہبی دانشور ہیں وہ قبول ہی نہیں کرتے۔وہ سننے کو تیار نہیں
ہیں۔تو اگر یہ سلسلہ اسی طرح ہوتا جس طرح پہلے چلے آرہے تھے تعلیمات تو
اس کا بھی یہی حشر ہوتا۔کوئی بھی نہ سنتا۔اب ہمارے اوپر یہ ضروری ہوگیا
ہے کہ ہم سلسلہ کے قواعد و ضوابط کو ایک ایک کرکے یاد کریں ۔ ہر قاعدے اور
ضابطے کو تلاش کریں کہ اس کے حق میں کیا کوئی قرآن کی آیت ہے ۔ کیاکوئی
حدیث سے ثابت ہے۔اس کو آپ ڈائری بنائیں۔وہ آپ کے پاس ایک کتاب بن جائے
گی۔ایک وقت ایسا غور و فکر کا جو وقت ہے اس میں ۔ غور و فکر کا آپ کا
وقت ہے ناں غور و فکر کرو۔ اس میں غور و فکر کا ایک یہ بھی طریقہ ہے۔پھر
یہ کہ جب آپ کسی نتیجے پر پہنچ جائیں اب اپنی تعلیمات پر آپ عمل کرنے کی
کوشش کریں ۔سب سے بڑی بات یہ کہ مثلاً غصہ نہ کرو معاف کردواس میں
لکھا ہے کہ کسی سے دل آزاری ہوجائے تواس سے پہلے کہ آپ انتقام لیں اسے
معاف کردیں۔اب اس میں یہ بھی بات ہے کہ اگر آپ معاف کردیں گے تو آپ کے
اندر جو انتقامی جذبہ ہے وہ پیدا ہی نہیں ہوگا آپ نے تو معاف کردیا۔اب
انتقامی جذبہ پیدا ہوگا تو آپ اس کو تکلیف پہنچانے کے لئے طرح طرح کی راہیں
تلاش کریں گے اس کی ٹانگ توڑ دو۔ اس کو یہ کردو۔ اس کے لئے بددعا کردو۔
وہ کردو۔ ارے بھئی کیسی بد دعا ، کیسا ٹانگ توڑنابھئی۔ اللہ کے راستے پر تم
چلنے والے لوگ ہو اس نے تمہاری دل آزاری کی اس کو معاف کردو ۔ اللہ پر
چھوڑ دو ۔ اللہ جانے۔ چاہے اللہ اسے سزا دے دے۔ چاہے اللہ اسے معاف کردے۔
اب اللہ تعالیٰ نے یہ ... جتنی آپ کے قواعد و ضوابط میں لکھا ہوا ہے ... اللہ
تعالیٰ کہتے ہیں کوئی آدمی کسی کو قتل کردے تو تم قصاص لے سکتے ہو۔یہ

نہیں کہ اس کو قتل کردو۔ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اگر کوئی تمہارے کان کاٹے
تم اس کا کان کاٹ لو۔تمہارے کوئی ایک تھپڑ مارے تم اس کے ایک تھپڑ ماردو۔اور
ساتھ ہی یہ فرماتے ہیں اگر تم معاف کردو پھر تمہارے لئے اللہ کافی ہے۔یعنی
اب یہ جو انتقامی چکر ہے اب تم اس سے آزاد ہوجاؤگے اللہ جانے۔آپ غور
فرمائیں ۔ آپ جتنا انتقام لیں گے کسی سے اگر خدانخواستہ اللہ کسی سے انتقام
لے لے اس کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں ہے۔کسی کی دل آزاری ہو اس سے معافی
مانگ لو۔چاہے وہ چھوٹا ہو ، چاہے وہ بڑا ہو۔امیر ہو، غریب ہو، نوکر ہو، چاکر
ہو۔اور اگر اس سے آپ کی دل آزاری ہوجائے وہ آپ کو کچھ کہہ دے تو قواعد و
ضوابط یہ بتارہے ہیں کہ اس کو معاف کردو۔ یعنی اس سے معافی مانگ لو
معاف بھی کردو۔ظاہر ہے یہ بہت مشکل کام ہے۔یہ تو انتقام تو نسلوں میں
انتقام چلتا ہے۔ اس نے اس کو ماردیا۔ اس نے اس کو ماردیا۔ اس نے اس کو ...
جہالت کی نشانی ہے۔قواعد و ضوابط جو آپ پڑھ رہے ہیں یا جو تشریح کی ہے
اس میں اگر انیس سے بائیس تک اس میں آپ کو یہی سب کچھ بتایا گیا ہے جو
رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات ہیں۔اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بھئی آپ اپنا پیغام
کس طرح پہنچائیں۔ تو پیغام پہنچانے کے لئے سب سے پہلی بات آپ کے اندر
صلاحیت ہونی چاہئے۔آپ کے اندر علم ہونا چاہئے۔ آپ روحانیت کا پیغام پہنچانا
چاہ رہے ہیں یا چاہ رہی ہیں آپ کو پتہ ہی نہیں روحانیت کیا ہے۔تو دوسرا
آدمی آپ سے متاثر نہیں ہوگا۔یا ایک روحانی ایک تشخص ہوتا ہے ، روحانی ایک
حیثیت ہوتی ہے، روحانی ایک کیا کہتے ہیں ہر انسان کے اندر ایک دکھاوا ہوتا ہے
روحانیت کا کہ دیکھو روحانیت کیا ہے وہ ہے ہی نہیں آپ کے اندر ۔

تاکہ وہ علوم سیکھ کر رسول اللہ ﷺ سے قربت حاصل ہوجائے۔تاکہ آپ یہ علوم
پڑھ کر اللہ سے قریب ہوں۔آپ کے اندر استغناء پیدا ہو۔آپ کے اندر توکل پیدا
ہو۔آپ کے اندر رسول اللہ ﷺ کے اخلاق حسنہ کا عکس نظر آئے۔ہم اسی لئے
سیکھ رہے ہیں ناں۔تو اب یہ آپ آئے اور آکر بیٹھ کر چلے گئے اس سے اثر تو ہوتا
ہے لیکن زیادہ بہتر ہی ہے کہ ان چیزوں کو آپ سیکھیں اور اپنے ہر آدمی کے
دوچار، دس بیس دوست تو ضرور ہی ہوتے ہیں۔ان کی لسٹ بنائیں۔مثلاً اب
ماشاء اللہ یہاں پچاس آدمی بیٹھے ہیں مثال کے طور پر ۔ اب پچاس آدمیوں کے
ہر آدمی کے پانچ دوست تو ہوں گے۔یقینا ہوں گے ۔ دوستوں میں اپنے بچے بھی
ہیں۔ دوستوں میں اپنی بہن بھی ہے۔اپنا بھائی بھی ہے۔ اپنا رشتہ دار بھی ہے۔
اگر پانچ دوست بھی آپ لگالیں بھائی پچاس کے کتنے ہوگئے؟ کتنے ہوئے؟ ڈھائی
سو بن گئے۔ اب آپ نے ڈھائی سو بندوں تک اپنا پیغام پہنچا دیا۔اب وہ اس لئے
آپ کا پیغام قبول کریں گے کہ آپ سے ان کی دوستی ہے۔وہ آپ کو جانتے ہیں
کہ بندہ اچھا ہے، برا ہے ، کیسا ہے۔اب اگر ہر مہینے ڈھائی سو آدمی کو آپ
پیغام پہنچا دیں تو چلئے سو آدمی سلسلے میں آجائے تو سلسلہ کہاں پہنچے گا
بھئی؟ تو سیکھنے کا کچھ فائدہ بھی ہونا چاہئیے۔ اور فائدہ یہی ہے کہ آپ اپنے
دوستوں کی ایک فہرست بنائیں اس میں ہوسکتا ہے وہ دس ہوں، ہوسکتا ہے

وہ پانچ ہوں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دو ہوں۔کوئی بھی نہیں ہے آپ کے بچے
ہیں بڑے ان کو لے کر بیٹھ جائیں۔اتوار کے اتوار ایک وقت مقرر کرلیں۔بھئی
ہمارے ہاں ہر اتوار کو ہمارے ہاں ایک نشست ہوگی۔ہر ڈسکشن کریں گے
رسول اللہ ﷺ کی سیرت پر۔ہر ڈسکشن کریں گے سلسلہ عظیمیہ کے قواعد و
ضوابط کے اوپر۔ہم ڈسکشن کریں گے اللہ کی باتوں پر۔ہم ڈسکشن کریں گے
رسول اللہ ﷺ کی اسوہ حسنہ پر۔تو یہ تو ہر گھر ایک بھئی مدرسہ بن جائے گا۔
اب اس میں تھوڑا بہت کھانے پینے کا انتظام کرلیں۔نعت پڑھ لیں۔ درود شریف
پڑھ لیں۔ گھر میں برکت بھی ہوگی۔ لوبان جلالیں۔ اگر بتیاں جلا لیں۔گھر کی
کثافت بھی دور ہوگی۔ کیڑے مکوڑے بھی مر جائیں گے۔یہ سیکھنا بھی ضروری
ہے لیکن جو کچھ آپ نے سیکھ لیا ہے اس کو آگے بڑھانا اور سکھانا بھی ضروری
ہے۔تو ایک تو یہ کام کریں یہ اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط ابھی چل رہے
ہیںقواعد و ضوابط کو تلاش کریں قرآن پاک میں سے۔اس میں شروع شروع آپ
کو بہت دقت اور پریشانی ہوگی لیکن اب ایسی کتابیں ماشاء اللہ قرآن پاک
چھپ گئے ہیںجس میں آپ کہیں جی غصہ اور غصہ کے متعلق ساری آیتیں مل
جائیں گی آپ کو۔تو غور و فکر کریں اور ڈائری بھی بنائیں۔اب ہمارے جتنے ہیں
یہ کتنے ہیں یہ قواعد و ضوابط سب؟ بائیس ہیں؟ اب بتائیے اب بائیس قواعد و
ضوابط ہیں۔اگر آپ اپنی ذہنی کاوش سے قرآن سے اس کو مرتب کرلیں جیسا
کہ ہیں آپ کیا سمجھتی ہیں آپ نے کتنا ذہن کھولا کیوں بھئی کتنے ذہن کھولا ہے
بائیس باتیں آپ نے قرآن سے ڈھونڈ لیں۔یا حدیث سے ڈھونڈلیں۔ایسا تو نہیں ہے
آپ نے کھولا اور اس میں کوئی آیت ہے۔اس میں آپ کو بڑی جدوجہد کرنی پڑے
گی۔شروع شروع میں آپ کو پریشانی ہوگی۔ جب ذہن کھل جائے گا ارے بھئی
سلسلہ کہتا ہے اختلاف نہ کرومتحد ہوکر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوجاؤ۔اللہ
میاں بھی کہہ رہے ہیں ... واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا... ۔ سلسلہ
کہتا ہے کسی کی چغل خوری نہ کرو... اچھا حضور ﷺ نے یہ فرمایا۔بہت ساری
باتیں تو ایسی ہوں گی بائیس میں سے بارہ تو ہوں گی ۔ یہ آپ کو نہیں پتہ
پہلے سے کہ قرآن میں یہ ہے حدیث میں یہ ہے، اپنے بزرگوں سے سنی ہے اپنے
مذہبی جو ہمارے دانشور ہیان سے سنیں۔ آپ یہ اندازہ لگائیے جب اس میں آپ
کامیاب ہوجائیں گی اور یہ ایک کتاب لے کر آئیں گی ساتھ آپ کو خوشی کتنی
ہوگی؟ آپ کا ذہن کتنا کھل جائے گا بھئی؟ جب بائیس آیتیں آپ ڈھونڈ لیں گے اپنے
سلسلہ کے قواعد و ضوابط کے متعلق تو آپ دو سو بائیس بھی ڈھونڈ لیں گے۔اس
سے کیا ہوگا قرآن فہمی کا پیٹرن بنے گا آپ کے اندر۔قرآن کو سمجھنے کا جو
اسلوب اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے ... و لقد یسرنا القرآن لذکر فھل من مدکر ...کہ
ہم نے ہر انسان کے لئے قرآن کو سمجھنا آسان کردیا ہے وہ جو شکر کرتا ہے جو
تفکر کرتا ہے جو ڈھونڈتا ہے قرآن میں۔اور ایک یہ کہ اپنے گھروں میں مجالس کا
اہتمام کریں۔ہفتے میں نہیں کرسکتے۔ دو ہفتے میں کرو۔اور میرا خیال ہے ہفتے
میں کرلینے میں کوئی ایسا مشکل کام تو نہیں ہے اتوار کو کرلو، جمعہ کو کرلو،

پیر کو کرلو۔ کتنے آپ نے یہ دس دوست بنائے ، تھوڑے بہت وہ دوست اور
دوستوں کو لائے گا اور وہ دوست اور دوستوں کو لائے گا ہوسکتا ہے۔ ہر گھر
میں بیس پچیس ، پچاس آدمی کا اجتماع ہونے لگے۔اس میں تھوڑا بہت سلسلے
کی باتیں بھی ان کو سنادو۔تو سلسلے سے متاثر ہوکے جب وہ سلسلے سے متاثر
ہوں تو انہیں یہاں لے آؤ۔کہ بھئی یہاں اتوار کو درس ہوتا ہے۔ بھئی۔اب یہاں کا
ماحول بھی ایسا ہی بناؤ کہ جو بھی نیا آدمی یہاں آئے اسے انتہائی عزت و
احترام دو۔اس کا ادب کرو۔ اس کا احترام کرو۔اسے اچھی طرح بٹھاؤ۔ہنس کے
بات کرو ، خوش اخلاقی سے پیش آؤ اسے ......یہ میں اصل میں بتانایہ چاہ رہا
ہونکہ اب سلسلے ماشاء اللہ سب لوگ جانتے ہیں ہمارے سلسلے کو۔اب ہم
سب کی ذمہ داری یہ ہے کہ حضور قلندر بابا اولیائؒ کے اس مشن کو ہم
پھیلائیں، آگے بڑھائیں۔اس کے لئے تو میری سمجھ میں یہی ترکیب آتی ہے۔اب یہ
آپ لوگ اس کو بیٹھ کر غور کریں۔ مثلاً یہ انشاء اللہ اگلی دفعہ جب آپ آئیتو
ایک دو کتاب تو تیار ملے۔ اور ایک یہ اپنی رپورٹ میں یہ بتائیں کہ کتنے دوستوں
کو اپنے گھروں میں بلا کے یا ان کے گھروں میں جاکے یا ملاقات میں کتنا پیغام آپ
نے سلسلے کا پہنچایا۔آپ کا کام یہ نہیں ہے کہ یہاں سلسلے میں داخل کرنا ہے۔
ہمارا کام پیغام پہنچانا ہے۔رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں جب لوگوں نے بات
نہیں سنی آپ ﷺ حضور پاک ﷺ نے ایک دفعہ ارادہ فرمایا کہ پہاڑ سے خود کو زمین
میں گرادوں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی آیت نازل کی ...اے پیغمبر ﷺ ! ہم نے تمہیں
داروغہ بنا کر نہیں بھیجا۔تمہارا کام یہ کہ پہنچا دو ہمارا پیغام ، یہ ہماری ذمہ
داری ہے ہم جس کو توفیق دیں گے وہی آئے گا۔اب جب ہم رسول اللہ ﷺ کے
مشن لے کر اٹھے ہیںتو لہٰذا ہمیں بھی وہی کرنا پڑے گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا۔
ہمارا کام پیغام پہنچانا خلوص سے محبت سے۔اب حضور پاک ﷺ محبت سے پیش
آتے تھے۔بزرگوں سے ادب سے پیش آتے تھے۔باتیں کیا کرتے تھے۔ مطہر کیا کرتے
تھے ، کوئی انہیں برا کہے اس کا جواب نہیں دیا کرتے تھے۔کسی سے کبھی انہوں
نے انتقام نہیں لیا۔ہمیشہ لوگوں کو معاف کیا۔نمازیں پڑھتے تھے۔ تہجد گزار
تھے۔تو اب وہی چیزیں ہمارے اند رآجائیں گی تو ہم بھی انشاء اللہ بہت جلدی
کامیاب ہوجائیں گے۔اچھا اب یہ بھی جوکچھ قرآن پاک کی ایک اور آیت ہے ... لھا
ماکسبت و لکم ما کسبتم ... بہت غور سے آپ سنئے گاایک دفعہ پھر پڑھتا ہوں
... لھا ماکسبت و لکم ما کسبتم ... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو تم یہاں کماؤگے وہ
تمہیں وہاں ملے گی۔مثلاً میں نے اگر کیکر کا درخت بو دیا ہے تو وہاں آم نہیں
ملے گااس میں سے ، وہاں آم نہیں ملے گا بھئی۔کیکر کے درخت میں کانٹے ہی
لگیں گے آم نہیں لگتے۔ ایسی چیز کو آپ نے یہاں بو دیاکاشت کردی وہی آپ کو
وہاں ملے گی۔اب آپ نے سلسلے میں اپنے آپ کو داخل کرلیا، عظیمی آپ بن گئے
الحمد للہ عظیمی بننے کا مطلب یہ ہے کہ جی ہم رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر
عمل بھی کریں گے ، رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو پھیلائیں گے بھی۔اور رسول
اللہ ﷺ کے مشن میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شریک بھی کریں گے۔یہ آپ کی

کمائی ہے۔تو یہاں بھی آپ کو فائدہ ہوگا اور مرنے کے بعد بھی رسول اللہ ﷺ کی
نظر میں اللہ تعالیٰ ہم سب کو سرخرو کریں ، سرخرو ہوں گے ۔ ابھی آپ نے ...
تین باتیں کرکے لانی ہے۔ کون کون سی؟ ہیں جی؟ کون کون سی لانی ہے؟ بس
یہ آپ کا اسائنمنٹ ہے۔باقی اس کے ساتھ دو اور بھی ہے ساتھ ساتھ یہ بھی
کرکے لانی ہے۔اختتام